ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol. 8 No.1 2024

اختر شیرانی اور جون کیٹس کے مشترک رومانوی تخیل آفرینی اور حواسیہ شاعری

Similar Romantic Characteristics of John Keats and Akhtar Shirani: Imagination and Sensuousness

ڈاکٹر فریحہ بخاری[1]
ڈاکٹر محمد ریاض عابد[2]

Abstract:

It's quite interesting to do a comparative study of two Romantic poets from two different languages and literatures and draw similarities and dissimilarities between their thought patterns, literary beliefs/schools of thoughts, romantic characteristics, concerns and themes etc... John Keats is the most Romantic English poet ever; likewise, Akhtar Shirani is the most Romantic poet, Urdu has ever produced. Romantic movement in English literature reached its climax in the early nineteenth century; a century before it set forth in Urdu. Still the two Romantic poets have striking similarities in the romantic characteristics of their poetry, like fervent imagination, quest for beauty, escapism, sensuousness, medievalism, nostalgia, supernaturalism etc. This article aims at a comparative study of Keats's and Shirani's romantic imagination and sensuousness. Both Keats's and Shirani's poetry carves out imaginative and sensuous pictures with words Both romantic poets have a rich imagination that take them back into the past, the Medieval times and the Greece (Keats) or to the remote India (Shirani) The fervent imagination drives both the romantic poets to appreciate beauty to the extent that beauty and truth become synonyms for them. The romantic quality of sensuousness makes them taste life to it's full, indulging in all vibrant senses. This article aims at a comparative study of Shirani's and Keats's imagination and sensuousness.

Keywords: Akhtar shirani, John Keats, Romanticism, Romantic, Comparative literature, Romanticism agitation, sensuousness, English poetry

کلیدی الفاظ: اختر شیرانی، جان کیٹس، تقابلی مطالعہ، اردو، رومانویت، رومانوی، شاعری، تخیل آفرینی ، حواسیہ شاعری

اختر شیرانی اور جان کیٹس اپنے اپنے شعر و ادب کے خالص ترین رُومانوی ہیں، جن کی شاعری کے جسم میں رُومانویت، ایک رُوح کی طرح موجود ہے۔ رُومانوی شاعری کی اہم ترین خصوصیات مثلاً تخیّل آفرینی، حواسیہ شاعری، امیجری، فرار، ماضی پرستی، ذہنی بہشتوں کی تعمیر، انقلابی دُھن، اُداسی، وحشت، پُراسرایت، سب کی سب دونوں شعرائے رُومان کے ہاں بدرجہ اُتم موجود ہیں۔

یہ فکری وفنّی خصوصیات، غیر شعوری یا خود تراشیدہ ہیں؟ کیٹس کہتا ہے کہ شاعری، شاعر پر یوں وارد ہوتی ہے جیسے درختوں پر پتے آتے ہیں۔

> "If poetry comes, not as naturally as the leaves to a tree, it had better not come at all." ۱ے

یعنی اگر شاعری، شاعر پر یوں وارد نہیں ہوتی، جیسے درخت پر پتے آتے ہیں...... تو بہتر ہے کہ اس کا ورود نہ ہی ہو۔

شعبہ اُردو، پنجاب کالج لاہور
شعبہ اُردو واقبالیات، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاول پور، (بہاول نگر کیمپس)

کیٹس نے اپنے خط بنام میں لکھا ہے:

> "My imagination is my monarchy and I am its monarch." ۲ے

”(میرا تخیّل میری خانقاہ ہے اور میں اس خانقاہ کا راہب ہوں)۔“

بینجمن بیلی کے نام اپنے لیے مکتوب میں مرغِ تخیّل کی اُڑان کی بابت لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No.1 2024

"I am certain of nothing but the holiness of the heart's affections and the truth of imagination. What the imagination seizes as beauty, must be truth; whether it existed before or not."۳

کیٹس کو کسی چیز پر اتنا اعتقاد نہیں، جتنا دلی جذبات کے تقدس اور تخیّل کی سچائی پر ہے۔ تخیّل جسے حُسن کہتا ہے، یقیناً صداقت ہے، خواہ وہ پہلے موجود تھی یا نہیں۔ اسی مکتوب میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

"The Imagination may be compared to Adam's dream-He awoke and found it truth." ۴

کیٹس کے خیال میں تخیل اور اُس کی نُوری جھلک کی مثال ایسی ہے جیسی، انسان کی ارضی زندگی اور اس کی رُوحانی تکرار۔

"Imagination and its empyreal reflection is the same as human life and its spiritual repetition." ۵

اب اختر شیرانی کی نظم ''نشید آغاز'' بھی دیکھ لیتے ہیں، جہاں پر مرغِ تخیّل، تابہ کُجا پرواز کرنے کو بے تاب ہے۔

پھر قلم بے تاب ہے موتی لُٹانے کے لیے
کہکشاں جھکنے لگی، دامن بڑھانے کے لیے
پھر صلائے عام دی، پیرِ مغانِ عشق نے
بادہ نوِشان تخیّل کو جگانے کے لیے
زُہرہ پھر بربط بکف، جو ہوا میں آگئی
کارگاہِ خاک پر نغمے لٹانے کے لیے ۶

اختر کی ''نشید آغاز'' پڑھ کے کیٹس کا Ode to Fancy یاد آتا ہے، جس میں کیٹس مرغِ تخیّل (Fancy) سے التماس کرتا ہے کی وہ اس دُنیا کو اُس حُسن سے بھر دے، جو اس سے چھن چُکا ہے......!

Fancy, high commissioned, send her!
She has vessels to attend her :
She will bring, in spite of frost,
Beauties that the earth hath lost ۷

اختر کی تخیّل کی مدھ بھر دُنیا کس عناصر سے بنی ہے۔۔۔۔؟

راشد فرماتے ہیں:

''ان کی دُنیائے مسرّت کے تعمیری عناصر یہ ہیں۔ سبزہ زار، سبزہ زاروں میں، ''بیمار کلیاں'' اور مرمریں پُھول۔ چاندنی رات، پُرخواب فضائیں اور محض خیال انگیز سُکوت......!

یہ دُنیا ہے جسے اختر اپنی عاشقانہ آوارگی کی جولان گاہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس فضا میں ان کی آرزو ہوتی ہے کوئی جوگن ہو جو آہستہ آہستہ، موسیقیٔ حزیں کے دریا بہاتی رہے۔ پھر وہ ستار اُٹھا کر چل دے تو اس کے رسیلے نغمے فضاؤں میں تیرتے رہیں یا کوئی جوگی اپنی مدھ بھری لے سے دردِ فراق کے فسوں میں ڈوبی ہوئی تانیں اُڑائے یا رات کی پریوں کی پھڑ پھڑاہٹ سے نغمے، فضاء میں معلّق رہ جائیں اور اس دُنیائے مسرّت میں حسن کی تمثیلِ خارجی، سلمیٰ کی خاموش موجودگی اس دُنیا کا اہم ترین جزو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No.1 2024

ہے۔اسی دُنیائے مسرّت تک اسی جولان گاہِ جنوں تک پہنچنے کی آرزُو،ایک مسلسل کاوش بن کر اختر کے دل میں جاگزین رہی ہے۔'' ۸

دراصل،اختر کی تخیّلاتی دُنیا،راشد کے اس دلفریب بیان سے بھی بڑھ کر ہے۔رنگین نقابوں سے چھنتی شریر آنکھوں کی بجلیاں،مستانہ لغرشیں،تھرتھراتے ہوئے مے خانے،گھنیری زُلفوں کے سائے میں رُخساروں کے پھول،رنگ وبُو کی موجوں کا رقص،لبوں کے تبسم،رُخِ صبیح،گیسوئے مُشکبار اور جانبِ افلاک پر اٹھائے فرشتے ایک خوبصورت خیالی بہشت تیار کرتے ہیں،جس کو سوچ کر ہی حواس مختل ہو جاتے ہیں......!

حسین چہروں سے رنگیں نقاب اٹھائے ہوئے
شریر آنکھوں میں سو بجلیاں بسائے ہوئے
خرامِ ناز پہ مستانہ لغزشوں کا ہجوم
فضاء کی گود میں مے خانے تھرتھرائے ہوئے
گھنیری زُلفوں کے سائے میں عارضوں کی بہار
اندھیری شاخوں پہ کچھ پھول لہلہائے ہوئے
شفق کی موجوں پر تنویر رنگ وبُو،رقصاں
کہ ان کے لب،پر تبّسم سے لہلہائے ہوئے
رُخِ صبیح پہ گیسوئے مشکبُو کا ہجوم
فرشتے،جانبِ افلاک،پر اُٹھائے ہوئے ۹

اختر شیرانی کی ایک اور نظم،''گزری ہوئی راتیں'' بھی اسی قبیل کی ایک نظم ہے،جو''رُومان'' میں لارڈ بائرن آف راجستھان'' کے قلمی نام سے شائع ہوئی......!

اس نظم کو پڑھ کر بائرن کی نظم "She walks in beauty like the night"۱۰ یاد آجاتی ہے اور قرینِ قیاس ہے کہ یہ اسی نظم سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے، جبکہ قلمی نام تک''لارڈ بائرن آف راجستھان'' اختیار کیا گیا ہے،گویا وہ تحت الشعور میں راجستھان کے لارڈ بائرن بن کر اُبھر رہے ہیں.......! نظم کی خوبصورتی میں کوئی بحث نہیں اور یہ اتنی ہی خوبصورت نظم ہے جتنی بائرن کی مذکورہ بالا نظم:

نہ بھولے گا تراراتوں کو شرماتے ہوئے آنا
رسیلی انکھڑیوں سے نیند برساتے ہوئے آنا
رُخِ روشن کے جلووں سے سحر کا نور بن بن کر
اندھیری رات کے پردوں کو سرکاتے ہوئے آنا
رُوپہلی چاندنی میں اپنی مستانہ خرامی سے
بہار وخواب کے سائے سے برساتے ہوئے آنا
ترے پازیب کی جھنکار کا آہستہ آہستہ
وہ دھیمی دھیمی لے میں گیت برساتے ہوئے آنا
محبّت کے فرشتے کی طرح خاموش راتوں میں
فضاء کو نکہتِ گیسُو سے مہکاتے ہوئے آنا
ترے ابریشمی ملبوس کا صرصر کے جھونکوں سے
سحابِ رنگ وبُو کی طرح لہراتے ہوئے آنا ۱۱

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No.1 2024

کالرج کے مطابق، حواسیہ شاعری سے مراد ''حواسِ خمسہ سے متعلق شاعری''۱۲ ہے۔

یعنی وہ شاعری جو ہمارے حواس کو جھنجھوڑ کر مختل کر دے۔ آنکھیں اُس کی تصور کشی کی طراوت سے ٹھنڈی ہوں۔ کان، اس میں گنگناتی موسیقی پر سر دُھنیں، رنگ و مہک کا وفور ایک خوش بُودار دُھونی کی طرح وجود کو اپنے گھیرے میں لے لے، زبان، حُسن و عشق کے، حلاوت بھرے، شہد آگیں تذکرے سے گُنگ ہو جائے اور اس کی لذتوں کے دلفریب قصے، پور پور میں لمس بن کر اُترنے لگیں بلکہ چشمِ تصوّر سے، جسم و جان تک پر بیت جائیں۔

کیٹس کی حواسیہ شاعری، آفاقیت کی حامل ہے۔ بُلبُل کے نغمے، جانداروں کی دھیمی سرسراہٹ، ہوا کے تیکھے تیور، معصوم بچے کی دلکش مسکراہٹ...... اُس کی عُقابی نظروں سے کچھ بھی نہیں چھپ سکا، ہفتہ وار چھُٹی کے دن، وہ اُجڑے ہوئے ٹنڈ منڈ کھیتوں میں سے گزرتے ہوئے اپنی شہرہ آفاق نظم، ''اوڈ ٹو اوٹم'' تخلیق کرتا ہے، جس میں حواس کو مختل کر دینے کی، کئی مثالیں موجود ہیں۔

Hedge cricket sing and now with treble soft
The red breast whistle, from the garden craft
And gathering swallows twittering in the skies ۱۳

کومٹین رکٹس کو ان اشعار میں موسیقیت لہریں لیتی محسوس ہوتی ہے۔۱۴ میتھیو آرنلڈ کیٹس کی حواسیہ شاعری سے مدہوش ہو جاتا ہے اور انگشت بدنداں ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا وہ حواسیہ شاعر کے علاوہ بھی کچھ ہے؟۱۵ جھینگر گنگنا رہا ہے، سُورج مکھی (سرخ چڑیا) سبز ہی باغ کی زمیوں، ہریالیوں میں خوشی سے سیٹیاں بجا رہی ہے اور ابابیلوں کے جھمگٹے آسمان کی وُسعتوں میں چہک رہے ہیں۔ چنانچہ کیٹس میموریل وولیوم ۱۲۹۱ء (جو آرنلڈ ایف۔ ڈبلیو اوون، رابرٹ بریجز، سڈنی کولون اور سیلن کورٹ نے مرتب کیا)، میں نے لکھا ہے:

''کیٹس ایک ایسی تخلیقی اُپج کا حامل فنکار ہے، جس کی دلچسپی حسّیاتی حسن سے شروع ہوتی ہے اور اسی پر منتج ہوتی ہے۔ کزیمین نے لکھا ہے کہ کیٹس نے اپنی شاعری میں حسن کو لفظوں میں پرونے کا عزم کر رکھا ہے۔ الغرض جذبات میں کندہ سرور (Joy wrought is senoation) کی طرح شاعری کیٹس پر وار ہوتی ہے۔'' ۱۶

اختر اورینوی کے مطابق:

''اختر شیرانی کی شاعری میں بھی حواسیہ انداز بہت نمایاں ہے اور خصوصیت میں بھی وہ کیٹس کا شریک ہے۔'' ۱۷

دلچسپ بات یہ ہے کہ اختر اور کیٹس کے ہاں، خیالات کا اشتراک اور مماثلت نظر آتی ہے۔ اختر کی سماعت نے جھینگر کے نغمہ کی موسیقی سے کیسا حظ اُٹھایا ہے۔

جاگ اُٹھے ہیں طائرِ گلشن
آباد ہوا جہانِ گلشن
شاخوں نے ستار اپنا چھیڑا
جھینگر نے ملہار اپنا چھیڑا
پھُولوں کو صبا نے گُدگُدایا ۱۸

نظم اب ملاحظہ کیجئے، ''جوگن'':

پھولوں سے اب تک اُس کے نغمے اُبل رہے ہیں
پتوں سے اب تک اُس کی آواز آ رہی ہے
فرشِ زمرّدیں پر کچھ پھُول سو رہے ہیں
نغمے کے پر کی جنبش، جن کو جگا رہی ہے
بیدار کر رہی ہے، مدہوش گھاٹیوں کو

خوابیدہ ساحلوں کی نیندیں اڑا رہی ہے ۱۹

''جوگن'' کے ان اشعار میں ''اوڈ بنام خزاں(Ode to Autumn)'' کی طرح نغمہ وجھنکار، نیم خوابیدہ فضاؤں، دھیمی سرسراہٹوں اور آواز کا لمس غالب ہے۔

کیٹس کے ''اوڈ بنام بُلبل(Ode to the Nightingale)'' اور ''اوڈ بنام یُونانی خاکدان(Ode on the Grecian Urn)'' میں نغمہ و جھنکار کا سرور دیکھیے:

Heard melodies are sweet, but those unheard ,
Are sweeter, therefore, yet soft pipe, play on
Not for the sensual ear, but more endeared
Pipe to the spirit dieties of no tone ۲۰

(سُنی ہوئی دُھنیں، سُریلی ہوتی ہیں لیکن اُن سنی، اُن دیکھی ...... زیادہ سُریلی، حلاوت بھری ہوتی ہیں، سو بنسری بجائے جا.........اس لذت چُننے والے ارضی کان کے لیے نہیں ...... بلکہ اُن لطیف ارواح کی خاطر...... ان دیکھی، ان سنی دھنیں......!)

اختر شیرانی کی رُومانوی شاعری میں، سُریلے، مدھر، مدہوش کن، دُور اُفتادہ نغموں کی غنائیت پر کان لگائیے:

مجھے تاروں کی آبادی سے اک آواز آتی ہے
کوئی کرنوں کے بربط پر سنہری گیت گاتا ہے
اور اپنے گیت سے خوابیدہ دُنیا کو جگاتا ہے
یہ نغمہ رُوح کے پردوں کو جا کر گدگداتا ہے.....
یہ کس کے لے چُھپی ہے بربطِ انجم کے تاروں میں
بہار و کیف سے لبریز، فردوسی صدائیں، ہیں
اوران میں منتشر غمگیں رُوحوں کی صدائیں ہیں ۲۱

ن۔م۔راشد کے بقول:

''اختر، نغمہ و سرور کے مجبونانہ طور پر دلدادہ ہیں اور نغمہ کی پرستش ان کی شاعری کا ''جذبۂ غالب'' ہے اوران کی شاعری میں نغموں کو وہی اہمیت حاصل ہے، جو کیٹس کے یہاں پُھولوں کو ہے۔'' ۲۲

بلکہ راشد کے خیال میں تو اختر کو ''ہوسِ نغمہ'' لاحق ہے جو بانسری کی آواز، پریم بنسی، دیہاتی لڑکی کا گیت، میں ظاہر ہے اور پھر جشن بہار میں ''ہوسِ رقص'' بھی اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ ۲۳

راشد کی مرُتب کردہ فہرست میں جوگن، رقاصہ، نغمہءزندگی، ''پ'' کا نغمہ سُن کر، نوائے غیب، ترانہ بہار اور اک سرزمین عشق ہے، کا بآسانی اضافہ کیا جا سکتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نغمہ و جھنکار کا یہ سُرور اختر کی غزلوں اور نظموں میں کُو بہ کُو بکھرا ہوا ہے، جس کے احاطے، کو ایک الگ مقالہ درکار ہے۔ جان کیٹس کے ہاں حُسن فطرت میں دھڑکتی ہوئی حسّیات دیکھیے:

Charmed magic casements,opening on the foam,
Of perilous seas in merrylands forlorn ۲۴

تصور کیجئے......دُور افتادہ خوش آباد بہشتوں میں تُند سمندروں کی اُبلتی جھاگوں میں جادُوئی، خوشنماء، حباب آسا کھڑکیاں کُھل رہی ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No.1 2024

اب ذرا اختر شیرانی کی شاعری میں حُسنِ فطرت میں مچلتی حسّیات پر بھی نظر فرمائے۔ادھر نیل کی جھاگ اُڑاتی موجوں میں طلائی حباب ابھر رہے ہیں،جو زُہرہ جبین دوشیزاؤں کے خوابوں سے سوا رنگین ہیں۔یہ پرستانوں کے سیم رنگ سفینے ہیں کہ عمان کے چمکتے ہوئے موتی......؟

سرِ نیل اُبھرے طلائی حباب
کہ زُہرہ جبینوں کے رنگین خواب
ہیں سیمیں سفینے پرستان کے
کہ شفاف موتی ہیں عمان کے ۲۵

کیا اختر اور کیٹس کے رُومانی شعری پرستانوں میں خیال کے یہ مشترک رنگ محض اتفاقی ہیں؟ یا پھر اختر نے انگریزی کی رُومانوی روایت سے شعری اکتساب کیا،جب کہ وہ خود اُردو رُومانویت پر انگریزی اثرات کے قائل ہیں۔

کیٹس کے چند شاہکار اشعار درج کرنا چاہوں گی،جس میں حواسیہ شاعری،انسانی حواس کو مُختل کر کے رکھ دیتی ہے اور جِنسی تصویریں بناتی ہیں،میڈلین،نیم خوابیدہ تاریکی میں،ایک بے خود مستی میں اپنے گہنے،اپنا ریشمی ملبوس ایک ایک کر کے اُتار رہی ہے اور اس کا ریشمی پیرہن اس کے گھٹنوں تک ایک دھیمی سرسراہٹ سے سرک رہا ہے اور وہ سمندری جھاڑ جھنکار میں ادھ چُھپی جل پری کی تصور پیش کرتی ہے......!

All of its wreathed pearls, her hairs she frees
Unclasps her warm jewel one by one
Loosens her bodice by degrees
Her rich attire creeps rustling to her knees,
Half hidden like a mermaid in sea weed. ۲۶

اب ذرا اختر کے ہاں حواسیہ شاعری کا یہ جِنسی (Sensual) رنگ دیکھئے:

آئینہ رنگ سینہ کچھ کھل رہا ہے جس میں
دوشیزگی کی گنگا طوفان اٹھا رہی ہے ۲۷

ناقدینِ ہر دو ادب کے کیٹس اور اختر کی حواسیہ شاعری میں جنسی محاکات نگاری پر تبصرے ملاحظہ فرمایئے:

کچھ ناقدین کا کہنا ہے کہ کیٹس کی حواسیہ شاعری،عریانی اور ابتذال کو چُھونے لگتی ہے۔"حقیقت یہ ہے کہ اپنی ابتدائی شاعری میں کیٹس کی حسّیاتی شاعری،کچھ عریاں ہے (Eve of st. Agnes) لیکن جوں جوں وہ ذہنی بلوغت کے مرحلے بخوبی طے کرتا گیا،حسّیاتی شاعری کا ماہر فنکار بن گیا۔" ۲۸

Bold love, never, cans't thou kiss
Though never winning the goal-yet do not grieve
She cannot fade, though thou hast not thy bliss
Forever will thou love, and she be fair ۲۹

ادھر اختر اور ینوی،اختر شیرانی کی حواسیہ حسن پسند شاعری کے بارے فرماتے ہیں:

"اختر کی حواسیہ شاعری ایک مقام پر ابیقوریت (Epicureanism) یعنی انتہائی لذت پسندی کے غار میں جا گرتی ہے۔اگر اختر ان مقامات سے گزر جاتے یا گزر جانے کی سعی کرتے ہے تو ان کی لغزشیں زیادہ پیاری معلوم ہوتیں۔لیکن ان کی شاعری میں ناقابلِ عفو جمود نظر آتا ہے۔" ۳۰

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No.1 2024

اور مثال میں اختر اورینوی جو شعر پیش کرتے ہیں ان میں کوئی خاص ''لذّتیت'' پائی ہی نہیں جاتی مثلاً:

ذکرِ شبِ وصال ہو کیا قصہ مختصر

جس بات سے ڈرتے تھے، وہ بات ہو گئی

تو اس قبیل کے تو سینکڑوں اشعار اُردو کی غزل میں جابجا ملتے ہیں۔ہاں راشد نے اختر شیرانی کی نظم ''جوگن'' میں سے جو اشعار حوالہ دیے ہیں، ان میں جنسی تصویر کشی موجود ہے۔

آئینہ رنگ سینہ کچھ کھل رہا ہے جس میں

دوشیزگی کی گنگا، طوفان اٹھا رہی ہے

اک گیروا سی ساری ہے جسم مرمریں پر

یا ہلکی ہلکی بدلی سورج پہ چھا رہی ہے

اک بحر یاسمیں پر لہرا رہی ہے ناگن

یا اس کی زُلفِ مشکیں سینہ پر آ رہی ہے ۳۱

نظم ''لیلائے شب'' میں یہ حواسیہ حُسن پسندی مزید جنسی تصویریں بناتی ہے ہمارے خیال میں اس نظم میں ''جوگن'' کی نسبت ''دماغی عیاشی'' زیادہ شد و مد سے جلوے دکھا رہی ہے:

سیاہ ساری پہ سینکڑوں زر فشاں ستارے جڑے ہوئے ہیں

جو اس کے گُلفام جسم کو اپنی ظلمتوں میں چھپا رہی ہے

سرک کے چہرہ سے اُس کا آنچل، کمر تلک کھل کے اُڑ رہا ہے

حیاء کی تاثیر گھٹ رہی ہے، برہنگی بڑھتی جا رہی ہے

جو کھل گئی پوری ساری، لے لے گا گود میں آفتاب اُس کو

سنہری کرنوں کی روشنی کا ملے گا زریں حجاب اس کو ۳۲

اور اختر کا یہ شعر بھی خاص ''عُریاں امیجری'' بناتا ہے کہ:

ترا یہ ریشمی بستر نہیں اک خوابِ خنداں ہے

ترا جسم آفتِ دل، تیرا سینہ آفتِ جاں ہے

راشد کی نظم ''بے کراں رات کے سناٹے میں'' اس شعر کی تفسیرِ مجسم معلوم ہوتی ہے۔راشد کا اختر شیرانی کی ''عریاں نویسی'' کے بارے خیال ہے کہ:

''ان کی رُوحِ شباب بعض نظموں میں جنسی خواہشات کی تسکین کی ہلکی سی کوشش بن جاتی ہے، ان کے لیے حُسن کاری اور تصویر کشی کے موقعے پر یہ بات ناگزیر ہو جاتی ہے اور عوام اسے عُریاں نویسی پر محمول کرنے لگ جاتے ہیں۔''۳۳

مزید فرماتے ہیں:

''بعض دفعہ ان کی جوانانہ لذّت کی خواہش ان کی تصویروں کو اخلاق پرست لوگوں کی نظر میں عُریاں کر دیتی ہے، لیکن میں اسے محض ''ایک دماغی عیاشی'' کہوں گا۔''۳۴

رہی اختر اورینوی کی یہ بات کہ:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No.1 2024

”کیٹس اور اختر دونوں کے ہاں، حواسیہ حسن پسندی ہے مگر کیٹس اس منزل سے گزر کی وسعتوں میں بھی گرم سفر ہوتا ہے، وہ حواسیہ حسن پسندی، کے بعد حسن قدرت اور حسن صداقت کو بھی دیکھ لیتا ہے مگر اختر کو شاید بھی یہ منزل پسند نہیں۔“۳۵

لائق بحث ہے.........

یہ درست ہے کہ اختر شیرانی نے کیٹس کی طرح دُنیائے ادب کو لافانی اوڈز نہیں دیے، لیکن یہ کہنا کہ انھوں نے حسن صداقت کو سرے سے محسوس ہی نہیں کیا...... سراسر ناانصافی ہے۔اس مقالے کے اوڈز کے باب میں اختر کی فلسفیانہ اور حکیمانہ شاعری پر شدومد سے بحث کی جائے گی۔

حوالہ جات

۱۔ John Keats, The Complete Works of John Keats, Volume 5, Edited by Harry Buxton Forman, p. 92

۲۔ John Keats, The Complete Works of John Keats, Volume 5, Edited by Harry Buxton Forman, p. 189

۳۔ John Keats, Selected Letters, Edited by Robert Gittongs, Oxford University Press, 2002, p. 36

۴۔ Ibid

۵۔ Ibid

۶۔ ن۔م۔راشد، چند لمحے اختر شیرانی کے ساتھ، دیباچہ، اختر ستان، کلیاتِ اختر شیرانی، مرتبہ: ڈاکٹر یُونس حُسنی، ص:۵۶۱

۷۔ Keats, John, the Poems of Keats wordsworth, 1990, pg225

۸۔ ن۔م۔راشد، چند لمحے اختر شیرانی کے ساتھ، دیباچہ، اختر ستان، کلیاتِ اختر شیرانی، مرتبہ: ڈاکٹر یُونس حُسنی، ص:۱۶۵

۹۔ اختر شیرانی، کلیات اختر شیرانی، مرتبہ ڈاکٹر یونس حسنی، بک ٹاک لاہور، ص نمبر ۱۰۷

۱۰۔ Byron, George Gordon, Selected Poems, Dover Publishers, 1993

۱۱۔ اختر شیرانی، کلیات اختر شیرانی، مرتبہ ڈاکٹر یونس حسنی، بک ٹاک لاہور، ص نمبر ۲۰۸

۱۲۔ Seamus Perry, Coleridge and the Uses of Division, Oxford U.P, 1999, p. 59

۱۳۔ John Keats, The Complete Works of John Keats, Volume 5, Edited by Harry Buxton Forman, p. 121

۱۴۔ Arthur Compton Rickett, The Romantic Revival, English Universities Press, 1950, p. 145

۱۵۔ Thomas Meade Harwell, Keats and the Critics, James Hogg, Institute, University Salzburg, 1972, p. 8

۱۷۔ Arnald F.W. Owen, Robert Bridges, Sidney Colvin, Selis Cort, Keats Memorial Volume, 1922

۱۸۔ اختر اور رینوی، اُردو کی رومانوی شاعری اور اختر شیرانی، کلیات اختر شیرانی، مرتبہ: ڈاکٹر یونس حسنی، ص ۳۱۲

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 8 No.1 2024

۱۹۔ اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ ڈاکٹر یونس حسنی،بک ٹاک لاہور،ص نمبر ۲۹۔۳۵

۲۰۔ John Keats, "The poetical Words and Other writings of John Keats", Edited by Harry Buxton Forman, 1883, pg 116

۲۱۔ اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ ڈاکٹر یونس حسنی،بک ٹاک لاہور،ص نمبر 288

۲۲۔ ن۔م۔راشد،چند لمحے اختر شیرانی کے ساتھ،دیباچہ،اخترستان،کلیاتِ اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یُونس حُسنی،ص:۱۸۲

۲۳۔ ایضاً ص۱۸۴

۲۴۔ John Keats, " The poetical works of John Keats", E. H Butter, 2006, pg 299

۲۵۔ اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ ڈاکٹر یونس حسنی،بک ٹاک لاہور،ص نمبر ۱۸۲

۲۶۔ John Keats, The Complete Works of John Keats, Volume 5, Edited by Harry Buxton Forman, p. 80

۲۷۔ اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ ڈاکٹر یونس حسنی،بک ٹاک لاہور،ص نمبر ۲۹

۲۸۔ L. Ou, Keats and Negative Capability, Continuum International Publishing Group, p. 110

۲۹۔ John Keats, "The complete poetical works and letters of John Keats", Houghton , Mifflin, 1899, pg 135

۳۰۔ اختر اوربینوی،اُردو کی رومانوی شاعری اور اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یونس حسنی،ص۱۸۔۱۷

۳۱۔ اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ ڈاکٹر یونس حسنی،بک ٹاک لاہور،ص نمبر ۳۰۔۲۹

۳۲۔ ایضاً ص1005

۳۳۔ اختر اوربینوی،اُردو کی رومانوی شاعری اور اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یونس حسنی،ص۱۶۹

۳۴۔ ن۔م۔راشد،چند لمحے اختر شیرانی کے ساتھ،دیباچہ،اخترستان،کلیاتِ اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یُونس حُسنی،ص:۱۸۰

۳۵۔ اختر اوربینوی،اُردو کی رومانوی شاعری اور اختر شیرانی،کلیات اختر شیرانی،مرتبہ:ڈاکٹر یونس حسنی،ص ۳۱۳